سورة النساء

آیات 1-4

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنۡهَا
زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَ
الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا ﴿١﴾ وَاٰتُوا الۡيَتٰمٰٓى اَمۡوَالَهُمۡ وَلَا تَتَبَدَّلُوا
الۡخَبِيۡثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَهُمۡ اِلٰٓى اَمۡوَالِكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوۡبًا كَبِيۡرًا ﴿٢﴾
وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَ
ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰٓى
اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ﴿٣﴾ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَـكُمۡ عَنۡ شَىۡءٍ مِّنۡهُ
نَفۡسًا فَكُلُوۡهُ هَنِيۡٓــًٔا مَّرِيۡٓــًٔا ﴿٤﴾

تعارف سورۃ النساء

- سورۃ مبارکہ کا نام : سُوۡرَۃُ النِّسَآءِ (عورتیں - Women)
- اسے النِّسَاء کبریٰ بھی کہا جاتا ہے (سورۃ الطلاق کو النِّسَاء قصریٰ / صغریٰ کیا جاتا ہے)
- یہ بالاتفاق مدنی سورت ہے، اس سورت کے 24 رکوع اور 176 آیات ہیں
- زمانۂ نزول : یہ سورت متعدد خطبوں کا مجموعہ ہے، جو مختلف وقتوں میں نازل ہوتے رہے ہیں (اس کا نزول سن ۳ ہجری کے اواخر سے لے کر سن ۵ ہجری کے اوائل تک ہوتا رہا) اور اور کچھ حصہ صلح حدیبیہ کے وقت ٦ ھ میں نازل ہوا
- مضمون کے اعتبار سے یہ سورت، سورۃ المائدہ کے ساتھ ایک جوڑے کی حیثیت رکھتی ہے
- اس میں خطاب مسلمانوں کو (قتال، انفاق، احکام شریعت اور عبادات)، اہل کتاب اور منافقین کو
- 176 آیات میں سے تقریباً 84 آیات کا رخ نفاق و منافقین کی طرف ، 55 آیات کا رخ مومنین صادقین کی طرف اور 37 آیات کا رخ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی طرف ہے

تعارف سورۃ النساء

- یہ قرآن کریم کی سبع طوال (سات لمبی) سورتوں میں سے تیسری سورت ہے۔ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا" جس نے یہ سات سورتیں حاصل کرلیں وہ بڑا عالم ہے۔" (مسنداحمد) حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" مجھے توراۃ کی جگہ یہ سات سورتیں دی گئی ہیں" (بیہقی فی شعب الایمان)
- اس سورت میں امتِ مسلمہ کی تشکیل اور تربیت کے لیے جو کوششیں کی گئیں ان کی تفصیلات ہیں
- اس سورت کے ۳ مخاطبین - امتِ مسلمہ - منافقین - اہل کتاب
- مسلمانوں کو معاشرتی تعلیمات اور ایک منظّم اجتماعیت (ریاست) قائم کرنے کے اشارات
- یہ سورۂ مبارکہ معاشرتی زندگی سے متعلق قرآن مجید کی انتہائی جامع سورت ہے
- خاندانی اور معاشرتی مسائل سے متعلق اس سورۂ مبارکہ میں تفصیلی ہدایات آئی ہیں
- اس کی پہلی آیت انسانی معاشرے خصوصاً گھریلو زندگی کے لیے جامع عنوان کا مقام رکھتی ہے

تعارف سورۃ النساء

- عَنْ عَبدِ اللهِ بن مَسعودٍ رضِي اللهُ عنه، قال: إنَّ في النِّساءِ لخمسَ آياتٍ، ما يسرُّني بهنَّ الدُّنيا وما فيها، وقد علِمتُ أنَّ العلماءِ إذا مرُّوا بها يعرفونها: إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا [النساء: 31]، وقوله: إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا [النساء: 40]، وقوله: إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ [النساء: 48]، وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا [النساء: 64]، وقوله: وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا [النساء: 110] – حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ سورۃ النساء میں پانچ آیتیں ایسی ہیں کہ اگر ساری دنیا مجھے مل جائے تب بھی مجھے اس قدر خوشی نہ ہو جتنی کہ ان آیتوں سے ہے۔

- پہلی آیت [31] صغیرہ گناہ خود ہی معاف فرما دیں گے اور تمہیں عزت والی جگہ جنت میں داخل فرمائیں گے، دوسری آیت [40] "اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا جس کسی کی ج نیکی ہوتی ہے اس کا ثواب بڑھا چڑھا کر دیتا ہے اور اپنی طرف سے بطور انعام جو اجر عطا کرے وہ عظیم ہے۔ تیسری آیت [48] اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کرنے والوں کو نہیں بخشا کافی اس گناہ گار کو چاہے بخش دے۔ چوتھی آیت [64]، اگر یہ لوگ گناہ سرزد ہو چکنے کے بعد تیرے پاس آ جائیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش طلب کرے اور آپ ﷺ بھی ان کے لئے استغفار طلب کریں تو بیشک وہ اللہ تعالیٰ کو معافی اور مہربانی کرنے والا پائیں گے۔ پانچویں آیت [110] جس شخص سے کوئی برائی کا کام ہو جائے یا کوئی اپنے نفس پر ظلم کر گزرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہنے لگ جائے تو بیشک وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائے گا

سورۃ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعیت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسنِ معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی

نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی

اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولادِ ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

مدینہ میں نازل ہونے والی سورتیں۔ اسلامی نظام کے ارتقائی احکامات

سورۃ البقرۃ

2 ہجری ~

سابقہ امت کی معزولی
امتِ مسلمہ کی تشکیل
امتِ مسلمہ کے لیے نظام زندگی کے ابتدائی احکامات

سورۃ آل عمرآن

3 ہجری ~

امتِ مسلمہ کے وجود کو لاحق خطرات کے پیش نظر مسلمانوں کو جہاد، تنظیم، ڈسپلن اور دیگر... احکامات

سورۃ النساء

4-6 ہجری

اسلامی نظام حیات سے متعلق اگلے درجے کے (تمدنی و معاشرتی) احکامات
اسلامی حکومت کے قیام کا اشارہ

سورۃ المائدہ میں تکمیلی نوعیت کے احکام

تعارف سورۃ النساء

سورۃ النساء میں نازل ہونے والے چند نمایاں احکام

- عائلی و خاندنی معاملات (حقوق و فرائض زوجین)
- خاندان بطور معاشرے کی بنیادی اکائی
- یتامیٰ اور بیواؤں کے حقوق
- تعداد ازواج کا تعین
- حق مہر کی فرضیت (عورتوں کے حقوق)
- وراثت کے تفصیلی احکام (Law of Inheritance)
- بدکاری اور فحاشی کی سزا
- قرض (دین) کے معاملات
- بیویوں سے حسن سلوک
- 15 محرم رشتے جن سے نکاح نہیں ہو سکتا
- باہمی استحصال اور خودکشی کی ممانعت
- مرد کی قوامیت (خاندان کا سربراہ ہونا)
- شرک کی ممانعت
- نماز تیمّم اور غسل کے مسائل
- اہل کتاب کی اوہام پرستی پہ تنقید
- اہل کتاب کو اسلام کی دعوت
- آپ ﷺ پر ایمان نہ لانے والوں کا انجام
- امانتیں/مناصب اہل لوگوں کو تفویض کرنے کا حکم
- اللہ اور رسول کی بلا مشروط اطاعت
- اولی الامر کی مشروط اطاعت

تعارف سورة النساء

سورة النساء میں نازل ہونے والے چند نمایاں احکام

- ریاست کا مکمل نقشہ - انتظامیہ (Administration) ، عدلیہ (Judiciary)، اور مقنّنہ (Legislature)
اسلام کا سیاسی، دستوری اور قانونی نظام - آیت ۵۹-۵۸
- اختلاف اور نزاع سے بچنے کی ہدایت — اس سورت میں کس کی طرف رجوع کیا جائے؟
- منافقین پر فردِ جرم
- رسول اللہ کی حیثیت (ایک مطاع کی)
- رسول ﷺ کے فیصلوں کو مان لینے سے ہی ایمان کا اعتبار
- منافقین گفتار کے غازی
- مسلمانوں کو جہاد کے لیے تیار رہنے کا حکم۔
- قتل خطا اور قتل عمد کے احکام
- ہجرت کی فضیلت
- صلاۃ الخوف، صلاۃ القصر کے مسائل
- معاشرتی عدل کا تقاضا (یتامیٰ وازواج کے معاملے میں)
- اسلام کا نظام عدل و قسط قائم کرنے کا مطالبہ
- مسلمان عدل کے لیے کھڑے ہوں (ہر صورت میں)
- مذبذبین کی مذمت (جو تذبذب کا شکار ہیں)
- قتل مسیح جیسے عیسائیوں کے عقیدے کی مذمت
- عقیدہ تثلیث کی مذمت
- ایمان، نور، اور برہان کی طرف دعوت

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ - اے لوگو!

اتَّقُوْا رَبَّكُمُ - تقویٰ اختیار کرو اپنے رب کا

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ - جس نے پیدا کیا تم کو

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ - ایک ہی جان سے

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا - اور پیدا کیا اس سے اس کا جوڑا

وَبَثَّ مِنْهُمَا - اور (اس نے) پھیلائے ان دونوں سے

رِجَالًا كَثِيْرًا - بہت سے مرد

وَّنِسَآءً - اور عورتیں

زوج - جن حیوانات میں نر اور مادہ پایا جاتا ہے ان میں سے ہر ایک دوسرے کا زوج

غیر حیوانات میں زوج جوڑے (جفت) کو کہا جاتا ہے

بثّ يبثُّ، بثًّا - پھیلانا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا ‏﴿۱﴾

وَاتَّقُوا اللّٰهَ - اور بچو اللہ (کی ناراضی سے)

الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ - تم باہم مانگتے ہو جس (کے حوالے) سے (س أ ل)

تَساءَلَ يتَساءَلُ ، تَساؤُلاً - باہم سوال کرنا (VI)

تَساءَلُوْنَ اصل میں تَتَساءَلُوْنَ تھا تاء تثنیہ کو حذف کر دیا گیا

وَالۡاَرۡحَامَ - اور رشتہ داروں (کی حق تلفی) سے

ارحام - رحم کی جمع (بچہ دانی - womb)

استعارہ کے طور پر رحم کا لفظ قرابت کے معنی میں

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ تعالیٰ

كَانَ عَلَيۡكُمۡ - ہے تم پر

رَقِيۡبًا - نگران

رقیب: نگہبان، خبر رکھنے والا، محافظ، مطلع، منتظر، راہ دیکھنے والا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ
بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝١

لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیے اُس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے

O mankind! reverence your Guardian-Lord, who created you from a single person, created, of like nature, His mate, and from them twain scattered (like seeds) countless men and women;- reverence Allah, in whose name you demand [your rights] from one another, and of these ties of kinship. Verily, God is ever watchful over you!

يَآيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً

معاشرے کی تنظیم سے متعلق احکام

- ان احکام کا آغاز۔ خالق ومالک کا تقویٰ اختیار کرنے سے (لوگوں کو جان لینا چاہیے کہ یہ احکام کس کی طرف سے ہیں)
- آگے انسانوں کے حقوق بیان کیے گئے ہیں اس لیے اس سلسلے کی بنیادی بات پہلے سے بتائی جا رہی ہے کہ تمام انسان ایک اصل سے ہیں اور ایک دوسرے کا خون اور گوشت پوست ہیں، انہیں ایک جان سے پیدا کیا گیا ہے (نوع انسانی کی تخلیق ابتداءً ایک فرد سے) اور پھر اس سے آگے اس کی نسل پھیلائی
- يَآيُّهَا النَّاسُ سے خطاب ! یہ قرآن کا سلوب ہے جب وہ اسلام کے اساسی اصولوں کی طرف دعوت دیتا ہے اور یا ایسی بنیادی حقیقت کی طرف بلاتا ہے جس پر مسلم اور غیر مسلم کی زندگی کی کامیابی اور بقا کا دارومدار ہے تو وہ خطاب صرف مسلمانوں سے نہیں کرتا بلکہ يَآيُّهَا النَّاس کہہ کر تمام نوع انسانی کو مخاطب کرتا ہے۔
- یہ اسلام کا وہ امتیاز ہے جس کا مقابلہ کوئی اور مذہب یا عصر حاضر کا کوئی انسانی نظام نہیں کر سکتا کہ اس نے انسانیت کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے اسلام نے رنگ، نسل اور گروہی تفریق کو یکسر مسترد کر دیا ہے

وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً ‌ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا ۝١

- انسانوں میں تفریق، انسانیت کا ایک بہت بڑا روگ ہے جس نے انسانیت کے گھر میں بیشمار دیواریں کھڑی کر رکھی ہیں ــ یہ انسانوں میں اونچ نیچ، طبقاتی تقسیم، انسانوں کا انسانوں کو غلام بنانا، قوموں کو احساس برتری اور جنگوں کا سبب بنا ہے ــ کس کا کوئی حل کوئی نظام پیش نہیں کر سکا - سوائے اسلام کے
- اللہ کے تقویٰ کی پھر یاد دہانی - رحمی رشتوں کی نزاکت کو ملحوظ رکھنے کی تاکید کی ساتھ - کہ رشتہ داروں کی حرمت کا پاس رکھو
- یہ رشتہ داریاں ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے اور ان کو اپنے ساتھ ذکر کرکے ان کی عظمت واہمیت کا اظہار کیا ہے۔
- ان رشتوں میں ماں باپ، بہن بھائی اور پھر دادا دادی سے رشتوں کا دوسرا دائرہ- انہی رحمی رشتوں کو پھیلاتے جایئے تو کل بنی آدم اور کل بنات حوا سب ایک ہی نسل سے ہیں اور یوں پوری نسل بشر کی ایک دوسرے سے رشتہ داری اور قرابت کا رشتہ قائم ہوتا ہے
- لوگوں کا اللہ کے نام سے ایک دوسرے سے درخواست کرنا (مثلاً خدا کا واسطہ یہ کام کرو) " تسائلون بہ " کا مفہوم - مخاطبین کے نزدیک نام اللہ کی محبوبیت اور عظمت کی علامت ہے۔

يَآأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَ بَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّ نِسَآءً

سورۃ النساء کی پہلی آیت – خطبۂ نکاح کا حصہ

- متعدد احادیث میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نکاح کے خطبے میں قرآن کریم کی ۴ آیات، سورہ النساء کی پہلی آیت، سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۲ اور سورۂ الاحزاب کی سترویں اور اکہترویں آیتیں) پڑھا کرتے تھے - [ابوداؤد:۲۱۱۸، ترمذی:۱۱۰۵، نسائی:۳۲۷۹، ابن ماجہ:۱۸۹۲]
- ان آیتوں کا تعلق نکاح سے اس معنی میں تو نہیں ہے کہ ان میں نکاح سے متعلق کوئی بات بتائی گئی ہو۔ لیکن ان میں جو باتیں کہی گئی ہیں، وہ انسانی زندگی میں ہر موقعے پر ملحوظ رکھنے کی ہیں اور زندگی کا ایک اہم موقع نکاح ہے جب ان باتوں کی یاددہانی کرائی جانی چاہیے
- خاندانی اور معاشرتی مسائل سے متعلق اس سورۃ النساء میں بڑی تفصیلی ہدایات آئی ہیں. اس کی پہلی آیت انسانی معاشرے خصوصاً گھریلو زندگی کے لیے جامع عنوان کا مقام رکھتی ہے
- مذکورہ بالا تمام آیات میں اور خصوصاً اس پہلی آیت میں اللہ سے ڈرنے اور تقوے کی زندگی اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ زندگی میں راہِ اسلام پر قائم رہنے پر زور دیا گیا ہے نسل انسانی کی ابتدائی تاریخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رشتوں کے پاس ولحاظ کی تاکید کی گئی ہے، نکاح کے ذریعے جب ایک نیا خاندان تشکیل پارہا ہو تو اس موقعے پر ان کی یاددہانی کی اہمیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

وَاٰتُوا الۡيَتٰمٰٓى اَمۡوَالَهُمۡ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِيۡثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَهُمۡ اِلٰٓى اَمۡوَالِكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوۡبًا كَبِيۡرًا ۞ ٢

وَاٰتُوا الۡيَتٰمٰٓى - اور تم پہنچاؤ تیموں کو

(أ ت ي) آتَى يُؤْتِي ، إِيتَاءً - دینا، پہنچانا (IV)

اَمۡوَالَهُمۡ - ان کے مال

وَلَا تَتَبَدَّلُوا - اور نہ تم باہم بدلو

تَبَدَّلَ يَتَبَدَّلُ تَبَدُّلاً - باہم تبدیل کرنا (V)

الۡخَبِيۡثَ بِالطَّيِّبِ - گندے کو پاکیزہ سے

وَلَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَهُمۡ - اور نہ تم کھاؤ ان کے مال

اِلٰٓى اَمۡوَالِكُمۡ - اپنے مالوں میں شامل کرکے

اِنَّهٗ كَانَ - یقیناً یہ ہے

(ح و ب)

حُوۡبًا كَبِيۡرًا - ایک بڑا جرم

حَابَ يَحُوبُ ، حَوْبًا - جرم کا ارتکاب کرنا

سخت بڑا گناہ

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ
اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ٢

یتیموں کے مال اُن کو واپس دو، اچھے مال کو برے مال سے نہ بدل لو، اور اُن
کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ، یہ بہت بڑا گناہ ہے

To orphans restore their property (When they reach their age), nor substitute (your) worthless things for (their) good ones; and devour not their substance (by mixing it up) with your won. For this is indeed a great sin.

محمد اقبال

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ②

حقوقِ یتامیٰ

- اس آیت میں خطاب یتیموں کے اولیاء اور سرپرستوں سے ہے
- معاشرے کے دبے ہوئے طبقات میں سے یتیم ایک اہم طبقہ تھا۔ دور جاہلیت میں ان کے کوئی حقوق نہیں تھے اور ان کے مال ہڑپ کر لیے جاتے تھے۔ وہ بہت کمزور تھے۔
- اس معاشرے میں دورِ جاہلیت کے رسوم و رواج کو مٹا کر اسلام نئی معاشرت کی بنیاد رکھ رہا تھا اسلامی اجتماعیت کو نئی اقدار اور نئے تصورات سے مزین کیا جارہا تھا، مسلمانوں کو نیا شعور دیا جارہا تھا ، ان کے اندر نئے خدوخال پیدا کئے جارہے تھے
- یتیموں کو ان کے وہ مال دے دو جو تمہارے تصرف میں ہیں ، اور یہ نہ کرو کہ یتیموں کو مال دیتے وقت ردی اموال ان کو دیدو اور قیمتی اپنے پاس رکھ لو
- ان کی دولت کو اپنی دولت کے اندر ملا کر بھی نہ کھاؤ ۔ سب کا سب یا اس کا کوئی حصہ ۔ اللہ کے نزدیک یہ گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تمہیں اس گناہ کبیرہ سے متنبہ کرتا ہے
- یہ ایسے معاملات ہیں جنہیں صرف قانونی طریقے سے حل نہیں کیا جاسکتا اس لیے اس کے ساتھ اِتقوا اللہ

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانْكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ - اور اگر تمہیں خوف ہو

اَلَّا تُقۡسِطُوۡا - کہ تم انصاف نہیں کرسکوگے

فِى الۡيَتٰمٰى - یتیم (لڑکیوں) میں

فَانْكِحُوۡا - تو تم نکاح کرو

مَا طَابَ لَـكُمۡ - ان سے جو پسندیدہ ہوں تمہیں

مِّنَ النِّسَآءِ - عورتوں میں سے

مَثۡنٰى - دو دو

وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ - تین تین اور چار چار

أَقْسَطَ يُقْسِطُ ، إِقْسَاطًا
انصاف سے کام لینا (IV)

اَلَّا = اَنۡ + لا

تُقۡسِطُوۡا اصل میں تُقۡسِطُوۡنَ تھا
اَنۡ کی وجہ سے ن اعرابی گر گیا

طَابَ يَطِيبُ ، طَيْبًا و طَيْبَةً اچھا
لگنا، بھلا معلوم ہونا، قابل قبول ہونا

عربی میں دو دو، تین تین اور چار چار..... دس تک
کے لیے مَثۡنٰى، ثُلٰثَ ، رُبٰعَ ، خُمٰسَ ، سُدَاسَ ....
آتے ہیں - دس کے بعد ہندسے کو دہرایا جاتا ہے

فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ؕ ذٰ لِكَ اَدۡنٰٓى اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ؕ‏ ۳

فَاِنۡ خِفۡتُمۡ - پھر اگر تمہیں خوف ہو

اَلَّا تَعۡدِلُوۡا - کہ تم برابری نہیں کر سکو گے

فَوَاحِدَةً -تو پھر (نکاح کرو) ایک سے

اَوۡ مَا مَلَكَتۡ - یا اس سے جس کے مالک ہوئے

اَيۡمَانُكُمۡ - تمہارے داہنے ہاتھ

ذٰ لِكَ اَدۡنٰٓى - یہ زیادہ قریب ہے

اَلَّا تَعُوۡلُوۡا - کہ تم لوگ ناانصافی نہ کرو

عَدَلَ يَعْدِلُ ، عَدْلاً و عَدَالَةً
انصاف کرنا - برابری کے ساتھ

مِلْک یمین : سے مراد کنیز یا لونڈی/غلام

(ع و ل) عَالَ يَعُوْلُ ، عَوْلًا : ناانصافی کرنا

دوسرے معنی : ایک طرف جھکنا، کثیر العیال ہونا

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانْكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَ
رُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؕ ذٰ لِكَ اَدۡنٰٓى اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ﴿۳﴾

اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں اُن میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کرلو لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ اُن کے ساتھ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو یا اُن عورتوں کو زوجیت میں لاؤ جو تمہارے قبضہ میں آئی ہیں، بے انصافی سے بچنے کے لیے یہ زیادہ قرین صواب ہے

If you fear that you shall not be able to deal justly with the orphans, Marry women of your choice, Two or three or four; but if you fear that you shall not be able to deal justly (with them), then only one, or (a captive) that your right hands possess, that will be more suitable, to prevent you from doing injustice.

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانْكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ ۚ

یتامیٰ کے (مزید) حقوق

- اس آیت میں یَتَامٰی سے مراد یتیم بچیاں اور خواتین ہیں
- عرب رسم و رواج کے مطابق یتیم لڑکیوں کا معاملہ یہ ہوتا تھا کہ ان کے ولی اور سرپرست ان کے ساتھ نکاح بھی کر لیتے تھے۔ اس طرح یتیم لڑکیوں کے مال بھی ان کے قبضے میں آجاتے تھے ، اور یتیم لڑکیوں کے پیچھے ان کے حقوق کی نگہداشت کرنے والا بھی کوئی نہیں ہوتا تھا۔
- اسی لیے فرمایا گیا کہ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم ان کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر تم ان یتیم بچیوں سے نکاح مت کرو ، بلکہ دوسری عورتیں جو تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرو۔ اگر ضرورت ہو تو دودو ، تین تین ، چار چار کی حد تک نکاح کر سکتے ہو، اس کی تمہیں اجازت ہے
- مزید برآں، اس آیت میں تعدد ازدواج کو محدود کیا گیا ہے اور چار سے زائد بیویاں رکھنے کو ممنوع کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کی بھی لازمی شرط "بیویوں کے درمیان عدل " رکھ دی گئی
- اور پھر حکم دیا گیا کہ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ اس شرط کو پورا نہیں کر سکو گے اور ان میں برابری نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی شادی کرو ، اس سے زائد نہیں۔ (ازواج کو دیا گیا وقت، نان نفقہ ،زیورات ، کپڑے اور دیگر مال و اسباب، غرضیکہ تمام مادی چیزوں میں انصاف اور عدل لازم ہے۔)

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَكُمۡ عَنۡ شَىۡءٍ مِّنۡهُ نَفۡسًا فَكُلُوۡهُ هَنِيۡٓــًٔا مَّرِیۡٓـــٴًﺎ ۝۴

وَاٰتُوا النِّسَآءَ - اور تم ادا کرو عورتوں کو

صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً - ان کے حق مہر خوش دلی سے

فَاِنۡ طِبۡنَ لَكُمۡ - پھر اگر وہ (خواتین) پسند کریں تمہارے لیے

عَنۡ شَىۡءٍ مِّنۡهُ - کوئی چیز (دینا) اس میں سے

نَفۡسًا - اپنے آپ

فَكُلُوۡهُ - تو تم کھاؤ اس کو

هَنِيۡٓــًٔا - خوشگوار ہوتے ہوئے (ھ ن أ)

مَّرِیۡٓـــٴًﺎ - مفید ہوتے ہوئے (م ر أ)

نَحَلَ یَنۡحَلُ ، نَحۡلًا - کسی کو کوئی چیز خوشی سے دینا

هنَأَ یَهۡنَأُ ، هَنَأً - کھانے کا خوشگوار ہونا

مرَأَ یمرَأُ ، مَرَأَ - کھانے کا مفید ہونا

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ
هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ﴿۴﴾

اور عورتوں کے مہر خوش دلی کے ساتھ (فرض جانتے ہوئے) ادا کرو،
البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے مہر کا کوئی حصہ تمہیں معاف کر دیں تو اُسے
تم مزے سے کھا سکتے ہو

And give the women (on marriage) their dower as a free gift; but if they, of their own good pleasure, remit any part of it to you, Take it and enjoy it with right good cheer.

محمد اقبال

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَكُمۡ عَنۡ شَىۡءٍ مِّنۡهُ نَفۡسًا فَكُلُوۡهُ هَنِيۡٓـئًا مَّرِیۡٓـئًا ﴿۴﴾

مہر کی تاکید اور ہدایات

- اس آیت کریمہ میں النساء سے مراد ان یتیموں کی مائیں ہیں جو ان عورتوں سے نکاح کرنے والوں کے زیر کفالت ہیں۔ لیکن جو حکم یہاں دیا گیا ہے وہی حکم عام عورتوں کے لیے بھی ہے
- جب یتیموں کے ولی اور سرپرست یتیموں ہی کی تربیت اور بہتری کے لیے ان کی ماؤں سے نکاح کرتے تھے تو وہ یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے ایک نیکی کی ہے بلکہ یتیموں کی ماؤں پر احسان کیا ہے۔ ہم نے اپنے نفس کی خواہش پر یہ نکاح نہیں کیا بلکہ انھیں کے بچوں کی مصلحت کے لیے کیا ہے۔ اس حوالے سے ہمارے لیے مہر کی ادائیگی کوئی ضروری نہیں۔ اس لیے بطور خاص یہاں حکم دیا گیا ہے کہ نکاح کا سبب کچھ بھی ہو نکاح کا حق مہر کے بغیر نہیں ہوتا اس کی ادائیگی بہر صورت واجب ہے
- مزید رعایت - نہ صرف کہ تم ان کو ان کا مہر ادا کرو بلکہ خوشدلی سے ادا کرو اور اللہ کا حکم سمجھ کر دل کی خوشی سے حکم کی تعمیل کرنے کی کوشش کرو
- وہ اپنی خوشی سے اگر اپنے مہر کا کوئی حصہ معاف کردیں تو تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو، یہ تمہارے لیے رچنے بچنے والی چیز ہو سکتی ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

صلۂ رحمی و قطع رحمی

- صلۂ رحمی کا مطلب ہے رشتہ داروں سے تعلق جوڑنا۔ (صِلہ۔ملانا اور رحم - رحمِ مادر)
- اس میں والد، والدہ اور ان کے والدین کے رشتے، پھر بیٹا، بیٹی اور ان کی اولاد کے رشتے اور ان رشتوں کے ساتھ ساتھ قریب وبعید کے باقی تمام رشتہ دار بھی شامل ہیں جو رشتہ جتنا قریب ہوگا اس کا حق اتنا ہی مقدم ہوگا
- رشتوں کا لحاظ رکھنا، رشتوں کو ملانا، رشتوں کو جوڑ کر رکھنا اور ان کا احترام کرنا رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق واتحاد سے رہنا، دکھ، درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا، ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا۔ اپنے رشتہ کو اچھی طرح سے نبھانا اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، ان پر احسان کرنا، ان پر صدقہ و خیرات کرنا، اگر مالی حوالے سے تنگدستی اور کمزور ہیں تو ان کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا یہ سب صلہ رحمی میں شامل ہے۔
- قرآن کریم نے اس کا حکم دیا ہے اور جناب نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے قول و عمل سے اس کی تعلیم دی ہے۔ قرآن کریم نے اپنے رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک کو صلہ رحمی سے تعبیر کیا ہے
- اسلام میں صلہ رحمی کو مستقل نیکی قرار دیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ خود بھی حسن سلوک کرتے تھے اور دوسروں کے حسنِ سلوک کی تعریف بھی فرمایا کرتے تھے

صلۂ رحمی و قطع رحمی

- قطع رحمی -ارحام سے صلہ قائم نہ کرناان تمام رشتوں جنہیں جوڑنے کا حکم دیا گیا ہے انہیں توڑنا قطع رحمی کہلاتا ہے
  - قرآن میں قطع رحمی کرنے والوں اور رشتے داری کے پیوند کو توڑنے والوں کے لئے سخت احکامات ہیں اور احادیث مبارکہ میں بھی اس کی شدید مذمت آئی ہے
  - قطع رحمی کرنے والے کو قرآن مجید میں فاسق کہا گیا ہے
  - ان فطری اور طبعی رابطوں جن کی اللہ نے محافظت و پاسداری کا حکم دیا ہے انہیں توڑنا اللہ کو سخت ناپسند ہے اور قیامت کے روز یہ قطع تعلق اعمالِ صالحہ کے ضیاع کا باعث بنے گا
- صلہ رحمی کا حکم - اسلام میں وسیع تر معاشرتی اصلاح کے ضمن میں ہے

اسلام نے جو رشتہ داری کی اس قدر حفاظت و نگہداری کی تاکید کی ہے اس کی وجہ یہ ہے ایک عظیم معاشرے کا استحکام، ترقی ، تکامل اور اسے عظیم تر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ کام چھوٹی اکائیوں سے شروع کیا جائے یہ عظمت اقتصادی اور فوجی لحاظ سے درکار ہو یا روحانی و اخلاق لحاظ سے ،جب چھوٹی اکائیوں میں اصلاح کی پیش رفت ہو گی تو معاشر خود بخود اصلاح پزیر ہو جائیگا

صلۂ رحمی و قطع رحمی

- وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ (13/21) - اور جن رشتوں کو اللہ نے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے ، یہ لوگ انہیں جوڑے رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، اور حساب کے برے انجام سے خوف کھاتے ہیں

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ. قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ، فَمَا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تُحَاسَبَ حِسَابًا يَسِيرًا وَيُدْخِلَكَ اللهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ" . (المستدرک علی الصحیحین للحاکم) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں بھی ہوں اللہ تعالی اس سے آسان حساب لے گا اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا : یارسول اللہ ! کن (صفات والوں) کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تجھے محروم کرے تو اسے عطا کر، جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر، اور جو تجھ سے (رشتہ داری اور تعلق) توڑے تو اس سے جوڑ۔ صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں یہ کام کرلوں تو مجھے کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ سے حساب آسان لیا جائے گا اور تجھے اللہ تعالی اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادے گا۔

- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کی روزی بڑھے اور اس کی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملائے۔ (یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے)۔ (مسلم)

صلۂ رحمی و قطع رحمی

○ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّه وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللهِ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ". (الروم:۳۸)

پس (اے مخاطب) تو قرابت دار کو اس کا حق دیا کر اور (اسی طرح) مسکین اور مسافر کو۔ ان لوگوں کے حق میں بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے طالب رہتے ہیں اور یہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں

○ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «أَنَا الرَّحْمَنُ، وَأَنَا خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ وَبَتَتُّهُ-

(صحیح ابن حبان، ابوداود، مشکوٰۃ) ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ بزرگ و برتر ارشاد فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں ، میں رحمان ہوں (یعنی صفتِ رحمت کے ساتھ متصف ہوں) میں نے رحم یعنی رشتے ناتے کو پیدا کیا ہے اور اس کے نام کو اپنے نام یعنی رحمٰن کے لفظ سے نکالا ہے، لہٰذا جو شخص رحم کو جوڑے گا یعنی رشتہ ناتا کے حقوق ادا کرے گا تو میں بھی اس کو (اپنی رحمت خاص کے ساتھ) جوڑوں گا اور جو شخص رحم کو توڑے گا یعنی رشتے ناتے کے حقوق ادا نہیں کرے گا میں بھی اس کو (اپنی رحمت خاص سے) جدا کردوں گا

مسنون خطبہ نکاح

- نبی اکرم ﷺ یہ چار آیات تلاوت فرماتے تھے خطبہ نکاح میں
- أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضْلُلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدَاً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ – آل عمران : 102، (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً – النسا : 1 ، (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً الأحزاب: 72-71)
- اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ اس کا تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے اور تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم (اللہ کے) فرمانبردار ہو۔ آل عمران : 102
- اے بنی نوع انسان! اپنے اس ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اسی جان میں سے اس کا جوڑا بنایا، اور ان دونوں سے کثیر تعداد میں مردوں اور عورتوں کو اس دنیا میں پھیلا دیا اور ڈرو اُس اللہ سے جس کا واسطہ تم ایک دوسرے کو دیتے ہو اور بچو قطع رحمی سے بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے
- اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور درست بات کہا کرو! اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سدھار دے گا اور تمہارے قصوروں سے در گزر فرمائے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔ الأحزاب: 72-71

خطبہ نکاح

- اس میں مختصر سا اضافہ بعد میں اس موقع کی مناسبت سے احادیث مبارکہ کا بھی
- قال النبي ﷺ : «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ». اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو کوئی استطاعت رکھتا ہو وہ ضرور شادی کرے کیونکہ یہ (شادی) نگاہوں کو بہت جھکانے والی اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرنے والی ہے اور جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے، پس یہ اس کے لئے ڈھال ہوگا۔ (صحیح البخاری:5066و صحیح مسلم:1400)
- و قال عليه الصلاة والسلام : " تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ" آپ ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کرکے کامیابی حاصل کر، اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں گے (تجھے ندامت ہوگی) (البخاری:5066و صحیح مسلم:1400)
- وقال ﷺ: الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ. آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا ایک متاع ہے اور دنیا کی متاع میں سب سے اچھی متاع نیک عورت ہے۔ صحیح مسلم:3649، سنن ابن ماجہ:1855
- وقال عليه الصلاة والسلام : " النِّكَاحُ من سُنَّتِي " وفي رواية " فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي " أو كما قال عليه الصلاة والسلام" ... نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں" (صحیح البخاری:5063

مساواتِ انسانی کا بین الاقوامی منشور

- اَیُّھَا النَّاسُ! اِنَّ اللہَ یَقُوْلُ: یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْاط اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقٰکُمْ. فَلَیْسَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ فَضْلٌ، وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ، وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَبْیَضَ، وَلَا لِاَبْیَضَ عَلٰی اَسْوَدَ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی

  اَلنَّاسُ مِنْ اٰدَمَ وَ اٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ، اَلَا کُلُّ مِاْثَرَۃٍ اَوْ دَمٍ اَوْ مَالٍ یُدَّعٰی بِہٖ فَھُوَ تَحْتَ قَدَمَیَّ

- "لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جاسکو، تم میں زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔" چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر، نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں! بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

  انسان سارے ہی آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے، خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے اِنتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں"

کیا عورت مرد کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے؟

- اگرچہ روایات میں عورت کا پسلی سے پیدا ہونے کا ذکر آیا ہے لیکن بخاری شریف کی ایک حدیث جس کی تائید مسلم شریف کی حدیث سے بھی ہوتی ہے اس حدیث میں میں عورت کو پسلی سے تشبیہ دی گئ ہے
- حضرت حوا کا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا کیے جانے کا تصور تورات میں بیان کیا گیا جو ایک -Judo) Christian تصور ہے
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ – صحیح بخاری ، حدیث نمبر: 5184
- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عورت مثل پسلی کے ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کرو گے
- امام مسلمؒ نے بھی اس کی تائید کی ہے (الفاظ بالکل بخاریؒ کی طرح ہیں) – صحیح مسلم ، حدیث نمبر: 3650
- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کا پسلی سے پیدا ہونا محض بطور تشبیہ کے ہے اور مقصود اس سے یہ بتانا ہے کہ عورت کی طبیعت میں تلون کا غلبہ ہے اور یہی اس کی طبیعت کا حسن بھی ہے

حق مہر

- مہر / حق مہر کیا ہے ؟ لغت کے اعتبار سے مہر اس جنس کو کہا جاتا ہے جسے نکاح کے وقت شوہر بیوی کو دینے کی ذمہ داری اٹھاتا ہے۔ اصطلاحاً بھی اس سے یہی مراد ہے یعنی وہ مقررہ رقم ہے جو مسلمان مرد نکاح کے عوض اپنی منکوحہ کو ادا کرتا ہے یا ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔
- لفظ "مہر" قرآن میں استعمال نہیں ہوا ہے مہر کے لیے قرآن میں 3 الفاظ استعمال ہوئے ہیں ۱-صَدُقة/ صداق (عورت کے واجبات شامل ہونے کے لحاظ سے) ۲- اَجْر (معاوضہ ہونے کی نسبت سے)،
  ۳-فَرِیضة (حق مہر مقرر ہونے کی نسبت سے)
- دین اسلام میں مہر بیوی کا خصوصی حق ہے جو صرف اور صرف بیوی حاصل کرے گی اس کا وجوب قرآن اور احادیث کی مختلف نصوص سے ثابت ہے
- حدیث میں بھی مہر کے لیے 4 الفاظ آئے ہیں (مهر، علیقه، العقر، الحباء)
- مہر کی اقسام - مہر کی دو اقسام ہیں "مہر معجّل" اور "مہر مؤجل"
  1. مہر معجّل: اس مہر کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی فوراً یا عورت کے مطالبہ پر واجب ہو
  2. مہر مؤجل: اس مہر کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی کے لئے کوئی خاص میعاد مقرر کی گئی ہو

حق مہر (متفرق مسائل)

- ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں عورت کا مہر شوہر کے ذمہ قرض ہے، خواہ شادی کو کتنے ہی سال ہو گئے ہوں وہ واجب الادا رہتا ہے۔ اگر شوہر کا انتقال ہو جائے اور اس نے مہر ادا نہ کیا ہو تو اس کے ترکہ میں سے پہلے مہر ادا کیا جائے گا پھر ترکہ تقسیم ہوگا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ۔ جس شخص نے بھی کسی عورت سے کم یا زیادہ مہر پر نکاح کیا اور اس کے دل میں ادائیگی کا ارادہ نہیں تو وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے پاس زانی کی حیثیت سے پیش ہوگا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)
- بہتر یہ ہے کہ نکاح کے وقت یا بیوی سے پہلی ملاقات کے وقت مہر اس کے حوالہ کر دیا جائے
- مہر صرف لڑکی کا حق ہے اس کے والد یا کسی اور کے لیے اس میں سے کچھ لینا جائز نہیں لیکن اگر لڑکی خود ہی راضی خوشی دے دے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں
- اگر بیوی خاوند کو اپنے مہر میں سے کچھ معاف کرتے ہوئے اسے دیتی ہے تو خاوند اسے لے سکتا ہے اور وہ اس کے لیے حلال ہے
- لیکن بیوی سے زبردستی معاف کرانا یا کسی سماجی، خاندانی یا کسی دوسرے پریشر سے مہر معاف کرانا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اپنے خاندانوں اور آس پاس میں اگر اس طرح کی کوئی روش ہے تو اس کی بھرپور طریقے سے حوصلہ شکنی کرنی چاہیے (اس طرح کی ایک قبیح رسم بہنوں اور بیٹیوں کو ترکے میں سے حصہ نہ دینا بھی ہے۔ جس کے لیے بالعموم خاندانی اور سماجی دباؤ استعمال کیا جاتا ہے)

حق مہر (متفرق مسائل)

- "شرعی مہر" کی کوئی اصطلاح شریعت میں نہیں ہے اس لیے کہ شریعت نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی بلکہ اس کا تعین فریقین کی باہمی رضامندی پر چھوڑ دیا ہے کہ یہ نکاح کرنے والوں کے حالات اور ان کی وسعت و استطاعت کی وجہ سے مختلف فیہ ہو سکتا ہے
- فخر اور نمود و نمائش کے لیے بہت زیادہ حق مہر مقرر کرنا جاہلیت کا فخر اور روش ہے اور یہ مختلف سماجی مشکلات پیدا ہونے کا باعث بنتا ہے
- اسلام نے زیادہ سے زیادہ مہر کی کوئی حد مقرر نہیں کی لیکن روایات و احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ مہر کی زیادتی پسندیدہ نہیں۔ مہر اتنا ہی مقرر کیا جانا چاہیئے، جتنا کہ شوہر آسانی سے ادا کر سکے اور اس کی مالی حیثیت جس کی متحمل ہو۔ ایک حدیث میں سب سے بہتر نکاح اسے قرار دیا گیا، جس کا مہر سب سے آسان ہو (طبرانی)
- حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا

بلا شبہ یہ بات عورت کی سعادت و نیک بختی میں شامل ہے کہ اس کا مہر ہلکا، اس کا نکاح آسان ہو اور اس کے اخلاق اچھے ہوں، جب کہ عورت کی بد بختی یہ ہے کہ اس کا مہر زیادہ ہو، اس کا نکاح دشوار ہو اور اس کے اخلاق برے ہوں۔

حق مہر (متفرق مسائل)

- آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادیوں کا مہر پانچ سو درہم (یا اسکے قریب) مقرر فرمایا اور آپ ﷺ کی اکثر ازواج مطہرات کا مہر بھی یہی تھا (یہ 131 تولے یا 1550 گرام چاندی بنتا ہے)
- مہر نہ دینے سے نکاح کی درستگی پر کوئی فرق نہیں پڑتا، البتہ بیوی کو یہ اختیار ہے کہ جب تک شوہر مہر معجّل ادا نہ کرے بیوی اپنے آپ کو شوہر کے حوالے نہ کرے

غلط فہمیاں

- اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مہر اس وقت دیا جاتا ہے، جب اللہ نہ کرے طلاق کی نوبت آجائے
- اس غلط فہمی کا شکار بعض اوقات عورتیں بھی ہو جاتی ہیں اور جب کبھی کوئی مرد مہر دینے لگے تو عورت یہ سمجھ کر مہر لینے انکار کر دیتی ہے کہ شاید شوہر انھیں اپنے سے جدا کرنا (طلاق دینا) چاہ رہا ہے
- کچھ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن کا ارادہ مہر دینے کا ہوتا ہی نہیں اور وہ نکاح میں مہر کی تعیین کو ایک رسمی عمل سمجھتے ہیں اور ایک بہت بڑی رقم بطور مہر کے قبول کر لیتے ہیں کہ دینی کس نے ہے
- بعض جگہوں پہ یہ رواج پایا جاتا ہے کہ شوہر کا اگر انتقال ہو جائے تو اس کا جنازہ گھر سے نکالنے سے قبل گھر والے بیوی سے مہر کی معافی کا اقرار کرواتے ہیں، (اس کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں)